السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

بدوملہی سے چوہدری بشیر احمد بشیر احمد ملہی لکھتے ہیں۔ کہ ایک آدمی نے اپنی بیوی کو مورخہ 12/8/1986 کو طلاق لکھی معززین نے مورخہ 13/11/86 کو صلح کرادی پھر ناراضی کی وجہ سے مورخہ 29/11/88 کو وضع حمل ہوا۔ اس کے بعد 27/3/89 کو یونین کونسل کی طرف سے طلاق کے موثر ہونے کا سرٹفکیٹ جاری کردیا گیا۔ اب فریقین صلح کرنا چاہتے ہیں قرآن وحدیث کی رو سے کیا ایسا ہونا ممکن ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

قارئین کرام سے گزارش ہے کہ طلاق کے متعلق مسائل دریافت کرنے کے لئے یہ وضاحت ضرور کیا کریں کہ طلاق دیتے وقت عورت کس حالت میں تھی آیا رخصتی ہوچکی تھی۔ یا نہیں؟ ماہواری ایام کے متعلق بھی وضاحت درکار ہوتی ہے۔ کہ اگر بندش ہے تو کیا صغرسنی بڑھاپا یا حمل کی وجہ ہے۔ رجوع کے متعلق بھی تفصیل لکھیں کہ تجدید نکاح سے رجوع ہوا ہے یا دوران عدت رجوع نکاح کے بغیر ہوا ہے؟ صورت مسئولہ میں اس قسم کی کوئی وضاحت نہیں ہے۔ جبکہ پہلی طلاق کے تین ماہ بعد معززین نے صلح کرائی ہے۔ تحریر سے تو یہی معلوم ہوتا ہے۔ کہ طلاق کے بعد عدت ختم ہوچکی تھی کیوں کہ طلاق میں قمری مہینوں کا اعتبار ہوتا ہے ان تین ماہ میں تین حیض آنے کا دورانیہ بھی پورا ہوجاتا ہے۔ اب معززین نے اس وقت صلح کرائی ہے۔ جب نکاح ٹوٹ چکا تھا تجدید نکاح سے صلح ہوسکتی تھی۔ اگر دوبارہ نکاح کے بغیر صلح ہوئی ہے تو ایسا شرعاً جائز نہ تھا بلکہ اس کے بعد جو طلاق وغیرہ دی گئی ہے۔ اس کے موثر ہونے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا کیوں کہ عدت گزرنے کے بعد عورت خاوند کے لئے ایک اجنبی کی حیثیت اختیار کرجاتی ہے اسے طلاق دینا گویا کسی اجنبی عورت کو طلاق دینا ہے۔ جبکہ وہ طلاق کی محل نہیں ہے۔ اس کے برعکس اگر دوبارہ صلح تجدید نکاح کے ساتھ ہوئی ہے تو مورخہ 29/11/88 والی طلاق دوسری طلاق شمار ہوگی۔ مورخہ 31/12/88 کو یونین کونسل کی جانب سے دیا گیا نوٹس طلاق شمار نہیں ہوگا۔ کیوں کہ یہ حضرات اپنے ضابطے کے مطابق ہر ماہ نوٹس بھیجتے رہتے ہیں اسے ضابطہ کی کاروائی تو کہا جاسکتا ہے اسے طلاق شمار نہیں کیا جاسکتا۔ ہاں اگر یہ نوٹس خاوند کی طرف سے اس کے دستخطوں کے ساتھ بھیجا جائے۔ تو اسے طلاق شمار کیا جائے گا۔ لیکن یونین کونسل کی جانب سے جو نوٹس دیا جاتا ہے۔ وہ خاوند کی طرف سے دی جانے والی طلاق کی فوٹو کاپی ہوتی ہے۔ اس پر خاوند کے نئے دستخط نہیں کرائے جاتے۔ اس بنا پر خاوند کو وضع حمل تک تجدید نکاح کے بغیر رجوع کا حق حاصل تھا جو اس نے استعمال نہیں کیا۔ اب چونکہ طلاق کے بعد مورخہ 8/3/89 کو وضع حمل ہوچکا ہے۔ لہذا بچہ جنم دیتے ہی عدت بھی ختم ہوگئی ہے۔ اگر فریقین صلح پر آمادہ ہیں تو از سر نو نکاح کرنے سے ہی رشتہ ازدواج میں منسلک ہوسکتے ہیں۔ جس کے لئے چار شرائط ہیں:

1۔ عورت نکاح کرنے پر راضی ہو۔

2۔ سرپرست کی اجازت ہو۔

3۔ حق مہر کا تعین ہو۔

4۔ گواہ موجود ہوں۔

(لیکن یاد رہے کہ اب خاوند کے پاس طلاق دینے کا صرف ایک اختیار باقی ہے۔ اس کے استعمال کے بعد بیوی ہمیشہ کے لئے حرام ہوجائے گی۔ اور عام حالات میں اس سے رجوع بھی نہیں ہوسکے گا۔ (واللہ اعلم بالصواب

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاوی اصحاب الحدیث

جلد:1 صفحہ:363